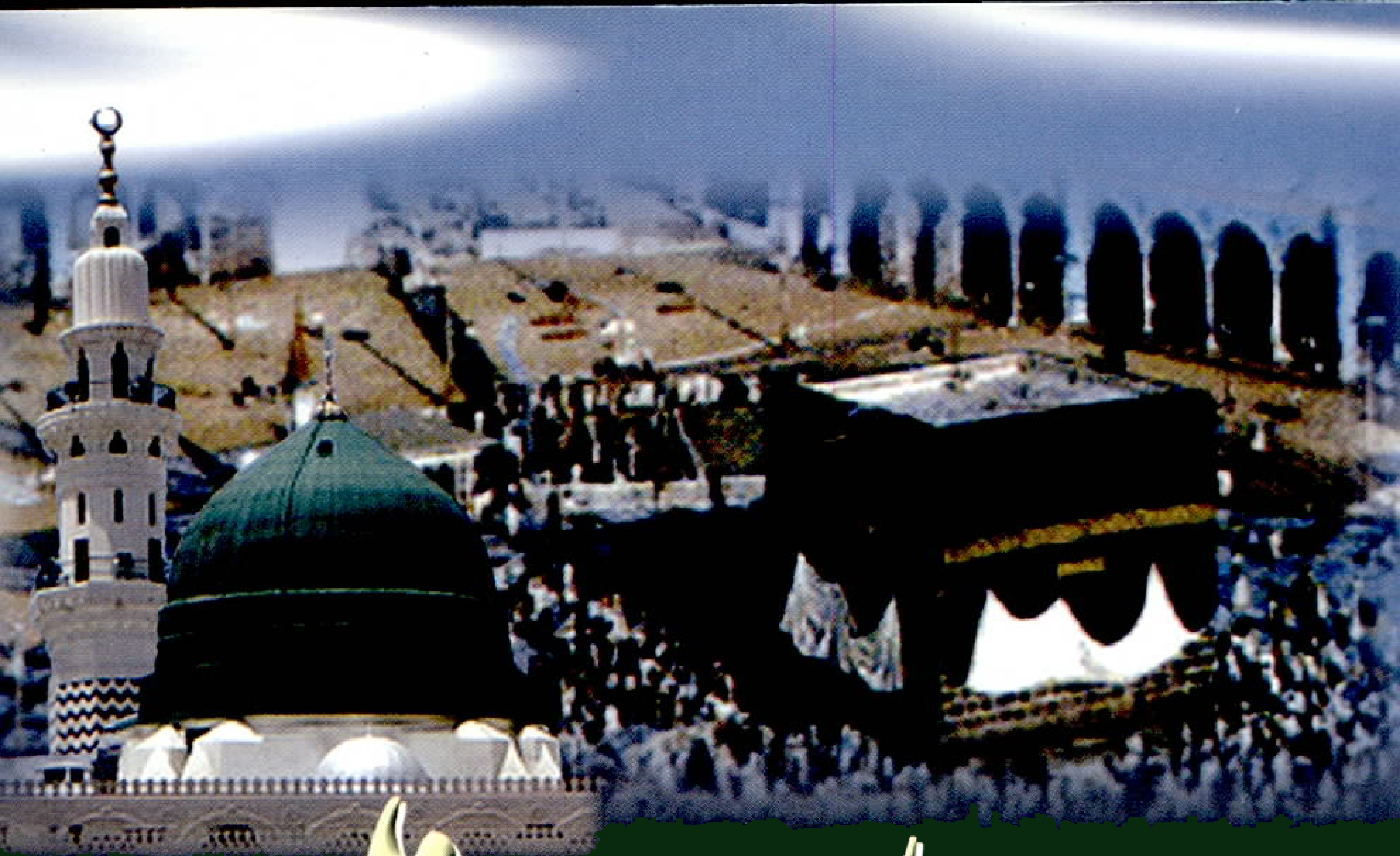

درمانِ حرمین

تصنیف

حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب درد رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام

ڈاکٹر محمد کمال الدین فاروقی صاحب

کنگ فہد نیشنل گارڈ ہاسپٹل - حال مقیم ریاض سعودی عرب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درمانِ حرمین

تالیف

حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب دردؒ

خلیفہ

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

ڈاکٹر محمد کمال الدین فاروقی صاحب

کنگ فہد نیشنل گارڈ ہاسپٹل - ریاض سعودی عربیہ

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب	:	درمانِ حرمین
مؤلف	:	حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب دردؒ
		خلیفہ عارف باللہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
سن اشاعت	:	۱۴۲۹ھ مطابق ۲۰۰۸ء
تعداد	:	ایک ہزار
کتابت	:	حافظ مولوی محمد فضل رحمٰن محمود
طباعت	:	عائشہ آفسیٹ پرنٹرس
		روبرو فائر اسٹیشن، سیلر، متصل مسجد رضیہ، جدید ملک پیٹ، حیدرآباد-۶۳
		فون: 9391110835, 9346338145
قیمت	:	Rs. 50/- پچاس روپے

بہ اہتمام

ڈاکٹر محمد کمال الدین فاروقی صاحب

کنگ فہد نیشنل گارڈ ہاسپٹل - ریاض، سعودی عربیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

ہر حساس ہستی کے نام

جو

محسن اعظم کے احسانات کو

شدت سے محسوس کرتی ہے

عبدالرحیم درد

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ لِرَسُوْلِہٖ.

سینکڑوں اشعار کا مجموعہ موثر عبرت واصلاح، دلنشین پند ونصیحت، موزونیٔ طبع کی احسن مثال، ذوق سلیم کا اچھوتا انداز، سلاست وروانی کی اپنی آپ مثال تجلّیٔ جمال وکمال ونوال ایک ایسے شاعر محترم کا قابل قدر سرمایہ ہیں جنکے نزدیک نثر ونظم دونوں برابر ہیں، علم واصلاح سے مزین، قرآن وسنت کے حدود میں مقید واقعات اور مناظر قدرت سے متاثر ہوکر لکھی ہوئی منظومات، درد کی سراپا تصویر، فکر وتخیل کی تنویر اور حالِ دل کی تطہیر پر مشتمل اس کتاب کا ذوق وشوق سے مطالعہ کیجئے، یہ آپ ہی کی فطری آواز ہے! آپ ہی کے ضمیر کی پکار ہے! آپ ہی کے جذبات کی عکاسی ہے۔ عنوانات بالکل سادہ مگر ...... سوز وساز، راز ونیاز، دعا ودوا، اور درد ومداوا سبھی کچھ اس مختصر سی کتاب میں آپ کو مل جائے گا۔

درسگاہِ نوعِ انسانی کی یہ تعلیم ہے ۔۔۔ باہمی امداد کی ہر رنگ میں تفہیم ہے

لطیف احساسات کا ایک شعر پڑھئے۔

پیر میں کانٹا چبھا دل نے تڑپ کر لی خبر ۔۔۔ آہ! نکلی ہاتھ نے امداد کی با چشم تر
سمٹ آئے دو عالم کے نظارے میری آنکھوں میں ۔۔۔ کہ نقشہ کھینچ کر ایسا دکھایا اپنی باتوں میں

ان منظومات کے بارے میں یوں کہا جاسکتا ہے......

تخیل کی نہیں پرواز احوالِ حقیقت ہے ۔۔۔ کہ اپنے تجربوں کی یہ بھی اک منظوم صورت ہے

ہمیں توقع ہے کہ ہر حساس دل ان نظموں سے ضرور متاثر اور مستفید ہوگا۔

شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی

فیضانِ شیخؒ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی مَنِ تَبِعَھُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ.

محبی ومحبوبی مولوی محمد عبدالرحیم درؔد صاحب کا حج وزیارت بھی ربوبیت الٰہیہ کا کرشمہ ہے جو اپنے اندر عجائب وغرائب رکھتا ہے ایک عجوبہ خود یہ رسالہ ہے رب العالمین جیسے بعض اصحاب کیلئے سفر وحضر خواب وبیداری ایک کردیتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے موصوف کیلئے نظم ونثر ایک کردی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو قبولیت عطا فرمائے اور سعادت دارین کا ذریعہ بنائے۔

۱۰رمئی ۱۹۷۷ء م ۲۱رجمادی الاول ۱۳۹۷ھ

دعا گو

غلام محمد

توفیق حج

کرم پر کرم ہیں وہ فرمانے والے
مجھے اپنے گھر ہیں جو بلوانے والے
ترس کھا رہے ہیں مرے حال پر جو
کہوں کیسے ہیں انکو ترسانے والے
نہاؤں گا میزاب رحمت کے نیچے
وہ باران رحمت ہیں برسانے والے
غلاف حرم ہاتھ میں آ تو جائے
تڑپ کر ہیں ہم بھی لپٹ جانے والے
سہارا بھی دیں گے اگر لغزشیں ہوں
مجھے فیض قربت سے گرمانے والے
اگر بس میں ہوتا تو سر ہی سے چلتے
تقدس بہ خاک حرم پانے والے
خلیل وذبیح و محمدؐ کے فیضاں
مجھے راہ پر انکی ہیں لانے والے
ارادہ مرا ان کی توفیق سے ہے
وہی مجھ سے حج بھی ہیں کروانے والے
مجھے بحر احساں میں غرق آب کرکے
ہے محسن مرے درد تیرانے والے

﴿التجائے درد بحضور رب تعالیٰ و محبوب رب﴾

نوٹ:- برسوں پہلے شاگردوں کے ذریعہ کی ہوئی التجا جو مقبول ہوئی

مبارک دیار حرم جانے والو
مدینہ بشوق اتم جانے والو
بہ الطاف وناز ونعم جانے والو
فضاء میں بفضل وکرم جانے والو
مبارک ہو پرواز سوئے حرم ہے
سلامت ہو منزل بہ کوئے حرم ہے
مبارک قیام جہان خصوصی
زمیں خاص اور آسمان خصوصی
مبارک ہو تمکو یہ شان خصوصی
خدا کے ہو تم میہمان خصوصی
مبارک طواف حرم طائروں کو
مبارک ہو فیضان حج حاجیوں کو
مرے واسطے جاکے کچھ بھی نہ لاؤ
مری التجا ایک ہے لے کے جاؤ
وہاں رب کو محبوب رب کو سناؤ
جہاں قرب کعبہ کا روضہ کا پاؤ
تڑپ کر کہو کیسا بے چین ہوں میں

جدائی میں بیتاب دن رات ہوں میں
تمنا ہے آنکھوں سے کعبہ کو دیکھوں
تقاضاء دل ہے کہ اطراف گھوموں
یہ ارمان ہے حجر اسود کو چوموں
صفا اور مروہ پہ جی بھر کے دوڑوں
کروں رقت سے رورو کے سینہ
کہ جانا یہاں سے ہے سوے مدینہ
بڑی آرزو میرے دل میں ہے اسکی
بنے سر مہ چشم طیبہ کی مٹی
کہوں چوم کر دل میں روضہ کی جالی
کہ آیا ہوں سرکار میں ہاتھ خالی
دکن میں بہت دور بستا رہا ہوں
نگاہ کرم کو ترستا رہا ہوں
سکوں اپنی آغوش رحمت میں دیجئے
تسلی کا احساس نسبت میں دیجئے
تشفی کا عالم شفاعت میں دیجئے
اجازت مجھے یہ محبت میں دیجئے
یہ فرمایئے درد فرقت کا مارا
مدینہ میں بس جائے خادم ہمارا

حج کی تیاری - امید مستقبل

اشارہ پا کے عاصی آپ کا سرکار آئے گا
ندامت سے جھکائے سر سر دربار آئے گا
منور اس کو کیجئے رحمت للعالمیں آقا
لئے ظلمات کا دل میں غلام انبار آئے گا
کبھی گریاں کبھی خنداں کبھی نازاں کبھی حیراں
ادب سے بارگہ میں آپ کی سرشار آئے گا
روش نے دم جہاں توڑا وہیں ایقاں ہوا کامل
کشش سے چارہ گر کے سامنے لاچار آئے گا
نہ دولت ہے اور نہ تقویٰ ہے گدا ہے آپ کا عاصی
یہ برقی رو ہے پا کر آپ ہی سے تار آئے گا
فدا ہے آپ ہی کی صورت و سیرت کے جلووؤں پر
لئے آنکھوں میں دل میں آپ ہی کا پیار آئے گا
کوئی آثار میں افعال میں اوصاف میں گم ہے
جو گم ذات نبی میں ہو لئے اسرار آئے گا
محبت میں نبی کی ہوگیا ہے یہ مرا عالم
مجھے ہر مرتبہ کے عاشقوں پر پیار آئے گا
تعجب ہے دکن سے بے بس و مجبور درد آخر
تماشا بن کے پیش احمد مختار آئے گا

نظر توجہ

نظر ہے فضائے حرم کی طرف
توجہ خدائے حرم کی طرف
بفضل خدا ظلمتیں چھٹ گئیں
ہوا رخ ضیائے حرم کی طرف
زباں پر صدائیں ہیں لبیک کی
چلا ہوں ندائے حرم کی طرف
مہکتی ہوئی ہے ہر اک سانس بھی
پلٹ کر ہوئے حرم کی طرف
سہارا ملے لغزشوں پر مجھے
بڑھوں جب قضائے حرم کی طرف
تحیر کے عالم میں تکتا رہوں
طواف فدائے حرم کی طرف
سفر میں بھی مائل ہوں شام وسحر
نسیم وصبائے حرم کی طرف
پہنچ کر حرم روح پرواز میں
رہے ما ورائے حرم کی طرف
چلو دردؔ دل کو لئے شوق سے
تڑپ کر دوائے حرم کی طرف

یاد

حضورؐ منظر دربا یاد آتا ہے
سلوک آپ کا سرکارؐ یاد آتا ہے
درود بھیجتا رہتا ہوں ہر نفس آقا
جب آپ ہی کا مجھے پیار یاد آتا ہے
مرے فلک پر ہیں شمس وقمر بھی انجم بھی
نبی کے نور کا گلزار یاد آتا ہے
یہ دیکھتا ہوں ہر عالم میں ساتھ ہے رحمت
رسول پاک کا کردار یاد آتا ہے
نبی کے خون مقدس سے سرخرو جو ہوا !
گلوں کے ساتھ ہی وہ خار یاد آتا ہے
نبی کے فیض سے طائف ہے لالہ زار لئے
نبی کے دور کا بازار یاد آتا ہے
یہ ترک میکشی ہے عزم خم شکن جس کا
مجھے نبی کا وہ سرشار یاد آتا ہے
یہ میری یاد کی معراج کیوں نہ ہو ہمدم
خدائے پاک کا شہکار یاد آتا ہے
ادب سے ورد ہو محو صلوٰۃ وسلام
خدائے پاک کا دلدار یاد آتا ہے

اللہ کی پیشی میں

میں جن پہ ایمان لارہا ہوں
انہی کی پیشی میں جارہا ہوں
انہی کے جلوے نظر میں ہوں گے
میں جن کا جلوہ نما رہا ہوں
بیاں وہ ہوگا مشاہدے میں
میں جس کو سن کر سنا رہا ہوں
حرم جاکر یہی کہوں گا
کہاں میں ان سے جدا رہا ہوں
وہ میری شہ رگ سے بھی ہیں اقرب
قریب ان کے میں آرہا ہوں
نظارہ کعبہ میں ان کا ہوگا
میں جن کو انفس میں پا رہا ہوں
مجھے جو اپنا بنا چکے ہیں
انہیں کو اپنا بنا رہا ہوں
بھڑک نہ جائیں وصال میں یہ
فراق میں دل جلا رہا ہوں
وہاں سہارا وہ وردؔ کو دیں
یہیں سے محوِ دعا رہا ہوں

شوق مشاہدہ

خدا کا دربار دیکھنا ہے
نبی کے انوار دیکھنا ہے
جو سن چکا ہوں سمجھ چکا ہوں
وہی بہ تکرار دیکھنا ہے
اٹھا کے پردے زماں مکاں کے
کمال دیدار دیکھنا ہے
جمیل مطلق کی جستجو میں
جمال آثار دیکھنا ہے
کہاں تک آیا ہے با شہادت
خود اپنا اقرار دیکھنا ہے
مقام پائے ہیں کتنے اعلیٰ
عظیم کردار دیکھنا ہے
زیارت اعلون کی ہے اس میں
عمل کا معیار دیکھنا ہے
بنے ہیں کیا راہ حق میں دیکر
سر اپنا دلدار دیکھنا ہے
بصد ادب درد چل مدینہ
خدا کا شہکار دیکھنا ہے

پروانۂ حرم

سوئے حرمین پرّاں شوق سے ہوتا ہے پروانہ
اجالا دیکھ کر جاتا ہے دینے جان دیوانہ
روش ظاہر میری اور پوشیدہ کشش ان کی
زبانوں پر مری رفتار آئی بن کے افسانہ
میں بے بس بندۂ مجبور ہوں یوں بس میں آقا کے
فقیری میں بھی آقا نے دیا انداز شاہانہ
محبّ، محبوب، دونوں آنے والے ہیں مرے دل میں
خوشا حرمین میں آباد ہو جائیگا ویرانہ
نگاہ ساقیٔ کوثر سے پینے کی تمنا ہے
مرا دل خم بنے گا اور میری آنکھ پیمانہ
وہ رب العٰلمیں، یہ رحمۃ اللعالمیں، میرے
سلوک ان کا مرے حق میں کریمانہ رحیمانہ
شرف ہے یہ مری ماں سیدہ اور شیخ ہیں والد
نسب کی اس شرافت سے ملے خلق شریفانہ
تری توفیق ہے، تیرا کرم، حج کا ارادہ بھی
مجھے معلوم ہے یا رب میرا حال فقیرانہ
الٰہی دے مجھے ماحول ایسا حج کے عالم میں
علاج درد میں ہوں جلوۂ شان حکیمانہ

نسبت رسول ﷺ

کام میرے آ گئی نسبت رسول اللہ کی
زندگی پر چھا گئی نسبت رسول اللہ کی

جان قرباں دل تصدق ہے خوشی سے وجد میں
رحمتیں برسا گئی نسبت رسول اللہ کی

رب کے گھر کی حاضری کا اس سے پروانہ ملا
فضل یہ فرما گئی نسبت رسول اللہ کی

فقر میں گم تھا امانت کا عطا کر کے شعور
دل مرا گرما گئی نسبت رسول اللہ کی

رفتہ رفتہ زندگی کو میری کر کے منقلب
اپنی منزل پا گئی نسبت رسول اللہ کی

وہ نبی میرے ہیں میں لا ریب ان کا امتی
حق مجھے سمجھا گئی نسبت رسول اللہ کی

عبد کیا ہے؟ اور کیسا اپنے رب کے ساتھ ہے؟
بھید یہ بتلا گئی نسبت رسول اللہ کی

سیرت و صورت نبی کی امتی کو بخش کر
کام کیا فرما گئی نسبت رسول اللہ کی

فرش سے اے درد تا عرش بریں پہنچا دیا
معجزہ دکھلا گئی نسبت رسول اللہ کی

یافت

رہبر ہوش و خرد دیوانگی پاتا ہوں میں
فضل رب سے فیض جوش بندگی پاتا ہوں میں

روز وشب پروانۂ دل کے لئے ہے پرکشش
کعبہ اور روضہ میں ایسی روشنی پاتا ہوں میں

روح افزا ہر نظارہ ، ہر صدا ہے جانفزا
ہر قدم پر ہر نفس سے آگہی پاتا ہوں میں

عزم حج کے ساتھ ہی انوار کی بارش بھی ہے
اپنے نخل زندگی میں تازگی پاتا ہوں میں

جذبۂ جوئندگی کو حق نے بار آور کیا
بندگی، تابندگی، یا بندگی پاتا ہوں میں

میں فقیر اس کا ہوں جو ہے مالک ارض وسما
کچھ نہ ہو کر بھی کہا کوئی کمی پاتا ہوں میں

اس کا رخ میری طرف لاریب ہے ہر حال میں
اپنی غفلت ہی کو اپنی بے رخی پاتا ہوں میں

اتباع مصطفےٰ میں ذکر میں اللہ کے
دلفریبی، دلکشی، دلبستگی، پاتا ہوں میں

دردؔ دل میں ہے بسی الوہیت اللہ کی
پیروی میں نور آثار نبی پاتا ہوں میں

میزبانِ اعظم

تو میزبان اعظم میں میہمان تیرا
تو لا مکاں ہے پھر بھی کعبہ مکان تیرا

یا رب اسے توانا فضل وکرم سے کردے
آتا ہے حج کی خاطر یہ ناتوان تیرا

یا رب ہوں تیرا بندہ محتاج غیر مت کر
ساری زمیں ہے تیری ہے ہر آسمان تیرا

یارب گناؤں کیا کیا احساں ہیں مجھ پہ تیرے
میرے لئے مسخر ہے ہر جہان تیرا

یارب ربوبیت کے کامل ہوں مجھ پہ جلوے
بن کر جیوں جہاں میں کامل نشان تیرا

یارب ہے تو ہی خالق، مالک ہے اور حاکم
معبود مانتا ہوں ہر ایک مان تیرا

یارب ہے تو ہی اقرب اور ہے محیط مجھ پر
فیض وحی سے ہردم حاصل ہو دھیان تیرا

یا رب شعور تازہ ہے اینما تولو ا
ہر سمت دیکھتا ہوں منظر ہرآن تیرا

یا رب طواف کعبہ جب درد کررہا ہو
کرلے طواف بڑھ کر خود اس کی جان تیرا

حج کی بات

حج کی حج کے سفر کی بات کرو
منزل ورہ گذر کی بات کرو
جس سے ہوتے ہوئے گذرنا ہے
کچھ اسی بحر وبر کی بات کرو
وہیں دیوانہ وار جاؤں گا
میرے مالک کے گھر کی بات کرو
ایک سجدے کو لاکھ جو کردے
مجھ سے اس سنگ در کی بات کرو
گھر میں دیکھے جو گھر کے مالک کو
ایسے صاحب نظر کی بات کرو
ہے غذا بھی علاج بھی بے شک
زمزم خوش اثر کی بات کرو
ہو بیان تقبیل اور طواف
پھر سعی کے ثمر کی بات کرو
یوں ہو ذکر زیارت روضہ
رقت وچشم تر کی بات کرو
درؔد بعد از خدا بزرگی کے
قصۂ مختصر کی بات کرو

حج کا خیال

جب سے حج کا خیال آیا ہے
وجد آیا ہے حال آیا ہے
نقص میرا ابھر گیا اتنا
یاد ان کا کمال آیا ہے
بن گیا ہے کرم سے وجہ عروج
سامنے جو زوال آیا ہے
غم فرقت کی انتہا رخصت
وقت لطف وصال آیا ہے
بوئے گل سے میرے تصور میں
رنگ حسن وجمال آیا ہے
فضل حق سے عمل کے میداں میں
قائل قیل وقال آیا ہے
ہم سفر میرے رب ورحمت ہیں
فقر میں ہاتھ مال آیا ہے
میں مثالوں سے کیسے سمجھاؤں
پاس اک بے مثال آیا ہے
درد رب ہی جواب ہے بے شک
عبد بن کر سوال آیا ہے

خوب سفر

رواں حج کی نیت سے مربوب ہے
سوئے رب اقرب سفر خوب ہے
میسر مربی کی ہے پیروی
محبّ رب ہے مربوب محبوب ہے
جو دعوت پہ لبیک کہکر چلے
وہ مجحوب ہے اور نہ مجذوب ہے
طلب اور طا لب رہے وجد میں
کہ مو جود ،مقصود مطلوب ہے
حضوری میں اللہ اکبر کی ہیں
تغافل ذراسا بھی معیوب ہے
یہاں بھی جو گم ماسوا میں رہے
پہنچ کر وہ کعبہ میں مغضوب ہے
نہ پائے جو کعبہ میں معبود کو
حقیقت میں وہ عبد مجحوب ہے
ثواب ایک نیکی کا ہے ایک لاکھ
یہاں بند گی دردمر غوب ہے

امید کرم

خاص رب کا مرے کرم ہوگا
سامنے ہی مرے حرم ہوگا

سر بسجدہ رہوں جو پیشِ حرم
ساتھ ہی سر کے دل بھی خم ہوگا

متبرک طواف میں میرا
متحرک ہر اک قدم ہوگا

آئے گا ہاتھ جب غلافِ حرم
کام تیرا بھی چشم نم ہوگا

پی کے زمزم سعی کروں گا جب
دل پہ فیضان بھی اتم ہوگا

ہوگا فضل وکرم سے عمرہ حج
رب کا احسان دم بدم ہوگا

بعدِ حج کے مدینہ جب جاؤں
دردؔ سرکار کا کرم ہوگا

عالم انتظار

عشق کی بھٹی ہے بمبئی اپنے گلنے کیلئے
گل رہے ہیں حسن کے سانچے میں ڈھلنے کیلئے
نفس امارہ کا پہلے تزکیہ منظور ہے
راستے میں ہے رکاوٹ بھی سنبھلنے کیلئے
امتحاں صبر و رضا کا استعانت کا جنوں
مضطرب سینے میں دل حرمین چلنے کیلئے
اک تماشا منزل اول پہ رکنا بن گیا
آہ بھر بھر کر تڑپنے اور مچلنے کیلئے
راہ تفویض و توکل فہم قرآں سے ملی
منتظر راہی اشارہ پر ہے چلنے کیلئے
دل سے تائب سر بسجدہ ہے در تواب پر
ہے مسلسل التجا حالت بدلنے کیلئے
فاقہ کش مجبور و بے بس یہ سگ در آپ کا
آرہا ہے آپ ہی کے گھر میں پلنے کیلئے
آرزوئے وصل خاکستر نہ بن جائے کہیں
چھوڑئے مت آتش فرقت میں جلنے کیلئے
کارواں حرمین کی جانب رواں ہے شوق سے
درد ہم ہیں آتش فرقت میں جلنے کیلئے

افتادگی، آمادگی

یونہی پڑے رہینگے جب تک نہ ہو اشارہ
ہوجائینگے روانہ رب نے جہاں پکارا
آئے گئے سہارے دعوؤں کے ساتھ اپنے
باقی بہ ہر نفس ہے اللہ کا سہارا
تیری عنایتوں سے جب آ گئے یہاں تک
اذن سفر ہو یا رب اب پاس ہے کنارا
ہر کاروان کو کتنی حسرت سے دیکھتا ہے
کب سے پڑا ہوا ہے یہ کارواں ہمارا
عجلت پسندیوں نے تڑپا دیا ہے کتنا
ساتھی ہر ایک ہم سے مل مل کے جب سدھارا
ناداں ہوں ناتواں ہوں عاصی ہوں پرخطا ہوں
میں چاہتا ہوں تیررے پیاروں کا کچھ اتارا
لَاتَقْنَطُوْا کو یارب میں کب سے تک رہا ہوں
آنکھوں سے دور ہی ہے امید کا نظارہ
کشتی میں دردِ دل کی راضی برضائے حق
ہلچل مچا رہا ہے گو ابتلا کا دھارا

قرب و بعد

حرم دور نزدیک رب حرم ہے
میسر سکوں بخش رنج والم ہے
بلا کر اگر میزباں راہ روکے
کہے میہماں کیا کرم کیا ستم ہے
مری سرد آہیں مرے گرم آنسو
تشکر کے عالم میں احساس غم ہے
نمی کا ہے زرخیزیوں سے تعلق
مری آنکھ نم ان کا دامن بھی نم ہے
ادھر بحر و بر کی ادھر سے فضا کی
ہر ایک راہ مسدود وجہ الم ہے
ادھر مصلحت خیز تاخیر ان کی
ادھر اپنی تعجیل بھی دم بدم ہے
مسافر مہینوں ہوں بمبی میں رہ کر
کہ قصر مسلسل میں سر میرا خم ہے
بیاں کیا کروں حال دل یا الٰہی
زباں جس قدر کہہ رہی ہے وہ کم ہے
پہنچ ائے درد میں دل میں ان کے
یہی اک تقاضائے شوق اتم ہے

راضی برضا

حق جو چاہے اس کے بندے کو وہی منظور ہے
بندگی میں بیت جائے زندگی منظور ہے
تیر نے اڑ نے کے چلنے کیلئے تیار ہوں
جیسے ممکن ہو حرم کی حاضری منظور ہے
مضطرب ہے اس قدر پروانۂ شمع حرم
جان دیکر بھی جہاں روشنی منظور ہے
ما ورائے کائنات آگہی پر واز میں
رخصت اے ہوش وخرد دیوانگی منظور ہے
کیوں سبکدوشی سبک رفتار کا باعث نہ ہو
یعنی طیارے میں ہر شئی کی کمی منظور ہے
بحر وبر پر اور فضا میں گونج ہو لبیک کی
حق کو بندے کی صدائے حاضری منظور ہے
وہ اڑانے کو دکن سے سوئے کعبہ ہیں مگر
انتہائے اشتیاق و بے کلی منظور ہے
رنگ زرد و آہ سرد چشم تر کب ہیں عبث
کر کے وارفتہ یقیناً دلدہی منظور ہے
شاعری کا سارا دفتر درد گھر میں رہ گیا
کس کو ہنگامے حضوری شاعری منظور ہے

بحر بوند

ایک عالم میں سارے عالم ہیں
بحر اور بوند دونوں باہم ہیں
قطرہ قطرہ کا حال دیکھ لیا
سر سمندر کے سامنے خم ہیں
منظر بحر بیکراں نے کہا
آیتیں کب خدا کی مبہم ہیں
آسماں ،ابر ،،بحر ،کف، موجیں
سامنے آیتیں ہیں اور ہم ہیں
یہ سفینہ ہے بحر میں تنکا
اسی تنکے میں سینکڑوں ہم ہیں
نور اللہ کا نبی اپنے
نور سے ان کے سارے عالم ہیں
اس مقدس سفر میں فضل وکرم
سب مصائب ہیں رنج ہیں غم ہیں
سبقت رحمتی علیٰ غضبی
درد کہتے ہوئے وہ برہم ہیں

سفینۂ معرفت

سمندر پہ یا آسماں پر نظر ہے
کہ وسعت بہ رفعت سر رہگذر ہے
نگاہ حقائق نگر دے خدایا
کہ مکہ مدینہ کی جانب سفر ہے
روانی سفینے کی کہتی ہے ہم سے
سلامت روئی وصف خیر البشر ہے
فلک پر سمندر میں تارے ہی تارے
جو اوپر ہے نیچے اسی کا اثر ہے
سمندر لئے اپنے باطن میں کثرت
دکھاتا ہے توحید ہی جلوہ گر ہے
جدا بحر سے ہو تو قطرہ خطر میں
سمندر میں بے خوف ہے بے خطر ہے
نظر نور وحدت کا کثرت میں آئے
کہ انداز دیدار کا اک ہنر ہے
مرا میزباں میرے گھر کا خلیفہ
سفر میں مرے ساتھ محو سفر ہے
سفینے میں ائے درد آنکھوں سے دیکھا
مسخر ہمارے لئے بحر و بر ہے

وجہ سکون

ہر دل میں سفینہ مین سمندر میں سکوں ہے
اس گھر کو جارہا ہوں میں جس گھر میں سکوں ہے
کامل سکوں ملا ہے مجھے ،،نور جہاں ،،میں
کہتے رہے یہ لوگ کہ اکبر میں سکوں ہے
رحمت سکوں نواز ہوئی ابتلا کے بعد
ناظر میں ہے نظر میں ہے منظر میں سکوں ہے
رفتار ہے جہاز کی اب دل کا اضطراب
عاشق کو صرف قربت دلبر میں سکوں ہے
آنے کو ہے قریب یلملم خوش آمدید
احرام کے خیال سبک سر میں سکوں ہے
ہر سانس ہے گواہیٔ دلبر لئے ہوئے
حیرت ہے یہ کہ بندۂ مضطر میں سکوں ہے
یہ آپ کا حرم وہ حرم پیارے نبی کا
اس گھر میں ہے سرور تو اس گھر میں سکوں ہے
عالم میں خوف وحزن کے کب وقت ذبح ہیں
ان کے ذبیح کیلئے خنجر میں سکوں ہے
اے درد آ خلیل کے اسوہ پہ ہو نثار
گلزار وگل کا آتش اخگر میں سکوں ہے

احساسِ ربوبیت

عدن لا لیا ہند سے لاتے لاتے
کیا فاصلہ کم گھٹاتے گھٹاتے
سمندر کی وسعت میں گم ہو گئے تھے
دکھایا ہے ساحل دکھاتے دکھاتے
مناظر جہازوں کے ہر سمت دلکش
ادھر آتے آتے ادھر جاتے جاتے
حملنا کی تفسیر فی البحر دیکھی
سبق بھی دیا دل لبھاتے لبھاتے
جو روٹھے تھے دو ماہ بمبئی میں رک کر
منایا ہے ان کو مناتے مناتے
بلاتا ہے جلوے دکھانے کی خاطر
بیاں ہم کو اپنا سناتے سناتے
یہ فضل وکرم ہے کہ خود اپنے گھر وہ
لئے جا رہا ہے بلاتے بلاتے
عدن سے یلملم یلملم سے جدہ
وہاں سے حرم آئے گا آتے آتے
بہر حال ان سے رہا درد راضی
ہنساتے بھی ہیں وہ رلاتے رلاتے

حسن تعارف

اۓ نفس مبارک ہو کہ اللہ ولی ہے
کس چیز کی اب کونسے عالم میں کمی ہے
تا عرش پہنچنے کی یہیں راہ ملے گی
مکہ گلی یہ ،،وہ مدینہ کی گلی ہے
لاریب مبارک ہے سفینہ کی روانی
مسعود یلملم کو پہنچنے کی گھڑی ہے
ہاں! سن تو سہی اس کی طرف کر کے توجہ
احرام کی پاکیزگی کچھ بول رہی ہے
خلوت میں بھی جلوت ہی کا عالم ہے میسر
اشعار ہیں اور بزم تخیل کی جمی ہے
مانگوں گا وہی تجھ سے جو مانگا ہے نبی نے
اک آرزؤ خاص مرے دل میں یہی ہے
باطن کیلئے علم لدنی ہو الٰہی
ظاہر کو سجانے کیلئے شرع نبی ہے
قرآن بنادے مجھے قرآن کی تلاوت
خواہش اسی انداز سے قرات کی رہی ہے
ہے ان کا بھری بزم میں یہ حسن تعارف
دل جس سے مزکیٰ ہوں مرا دردؔ وہی ہے

احساس قرب

ہر نفس فاصلہ یہ کم ہوگا
اۓ خوشا سامنے حرم ہوگا
رب کا مربوب پر یہ شان اتم
ہونے والا ہے جو کرم ہوگا
اپنی آنکھوں سے اشک برسینگے
ان کا دامان پاک نم ہوگا
گھر میں اپنے ولی کے پہنیں گے
خوف ہوگا نہ کوئی غم ہوگا
باادب سامنے کھڑے ہوں گے
سر بصد عجز اپنا خم ہوگا
والہانہ کرینگے ہر سجدہ
ان کا دیدار دم بدم ہوگا
رنج وراحت کے راز ورمز لئے
کیف افزا پر سکوں الم ہوگا
ذات تک جب اثر سے جائینگے
حالِ کب قابل رحم ہوگا
درد بڑھکر دوا بنے گا یوں
دل کے عالم میں خود ہی صنم ہوگا

توڑ جوڑ

آ رہے ہیں آپ کے گھر ساری دنیا چھوڑ کر
جڑ رہے ہیں حق سے ہر باطل کا رشتہ توڑ کر
حکم کی تعمیل میں ہے یا الٰہی ہر نفس
جھک رہے ہیں جانب کعبہ ہی منھ سب سے موڑ کر
چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں بٹ کر حاجی ہر جگہ
حج کی باتیں کر رہے ہیں شوق سے سر جوڑ کر
حاجیوں کی ایک ایک نیکی بنے گی ایک لاکھ
روئے گا ابلیس سینہ پیٹ کر سر پھوڑ کر
ہو غلاف کعبہ ہاتھوں میں مبارک حاجیو
رب کی ہاتھ آئے رضا دنیا کا دامن چھوڑ کر
رات کے گیارہ بجے ہوں گے یلملم سے قریب
باندھیں سب احرام ہی سب ملبوس اپنے چھوڑ کر
حاجیو دیوانگی کا اپنی دینا ہے ثبوت
رب کی مرضی پر چلو عقل و خرد کو چھوڑ کر
انی وجہت کے فیضان نے بنایا ہے حنیف
کہیئے اب لبیک مالک کی طرف منھ موڑ کر
درد بیت اللہ میں دل کے نکالو حوصلے
مانگ لو اللہ سے سب ہاتھ اپنے جوڑ کر

تحیّر

مکہ پہنچ کے دیکھا ہے مکہ نہیں رہا
بالکل نیا رہا ہے پرانہ نہیں رہا
پیدا جہاں ہوئے تھے نبی اس مقام پر
دفتر ہے اب مکان کا نقشہ نہیں رہا
ایسے مکاں جن کا کتابوں میں ذکر ہے
ان کا کہیں بھی مکہ میں خاکہ نہیں رہا
بمبی کا رنگ ہے کہیں یورپ کا ڈھنگ ہے
شان نبی کا شہر میں جلوہ نہیں رہا
دل میں ہے کیف آنکھ میں صورت نہیں
پردہ نشیں کا فیض پردہ نہیں رہا
مرمر کا فرش مروہ وہ کوہ صفا بنے
پتھریلا بہر سعی وہ رستہ نہیں رہا
منظر ہر ایک چشم حقیقت نگر میں
نظارہ کیا جو دیدۂ بینا نہیں رہا
آثار لاکھ بدلیں مؤثر کو دیکھئے
بیکار فکر درد ہے کیا کیا نہیں رہا

حرم میں حاضری

ائے خدائے حرم ائے خدائے حرم
گئے شوق سے آستانہ پہ ہم
ہر زباں پر فضاؤں میں لبیک ہے
گھومنے گھر کے اطراف سب ہیں بہم
رب ورحمت کا فیضان جاری ہوا
سوئے کعبہ جہاں اٹھ گئی چشم نم
دل مچلتا ہوا سنگ در سے تیرے
لپکے اٹھے نہ کیوں تیرا فیض اتم
کیوں نہ سر سبز کردے سیاہی تیری
سبز گنبد ہے توحید ہی کا علم
ہر نفس ہر نظر کو نوازا گیا
عام تیرے حرم میں ہے فضل وکرم
شش جہت کا حرم ایک مرکز ہے تو
ہر جہت آ کے تجھ ہی میں ہوتی ہے ضم
مصطفیٰ نے کیا صاف ایسا تجھے
جب نکالے گئے پھر نہ آئے صنم
اے حرم تجھ پہ پہلی نظر جب پڑی
دور دل سے ہوئے درد رنج والم

شعور طواف

دیوانہ وار گرد حرم گھوم رہا ہوں
تکبیر کہہ کے دست خدا چوم رہا ہوں
نازاں ہوں کوڑنگل سے میں لایا گیا کعبہ
پی کر شراب فضل وکرم جھوم رہا ہوں
مجھ سا سیاہ کار ہے کعبہ کے سامنے
کس منھ سے کہہ سکوں گا کہ محروم رہا ہوں
جلوہ ہوں انکا انکی تجلی ہوں نور ہوں
تحریر انکی انکا ہی مفہوم رہا ہوں
معطی خدائے پاک ہے قاسم رسول ہیں
میں امتی ہوں حامل مقسوم رہا ہوں
مرا خدا علیم معلم مرے نبی
میں طالب علوم ہوں معلوم رہا ہوں
راقم سے ربط خاص ہے رشتہ ہے رقم سے
کلک ازل کے فیض سے مرقوم رہا ہوں
حیرت ہے کہ در پردہ وہ بے پردہ ہو گئے
جب کہہ دیا حقیقت موسوم رہا ہوں
آثار میں انہی کی تجلی ہے درد جب
میں یہ حریم ذات میں موہوم رہا ہوں

﴿قیام منیٰ، وقوف عرفات، وقوف مزدلفہ، رمی جمار، طواف زیارت﴾

حرم میں بلاکر منیٰ تک ہٹایا
ہمیں وصل وفرقت میں یوں آزمایا
اطاعت ہے لا ریب بندے کا شیوا
جہاں حکم جو مل گیا سر کو جھکایا
منیٰ آ کے دن رات مسجد میں ٹھیرے
تری یاد میں سو گئے جب سلایا
پڑھی فجر مسجد میں نمرہ کی پہنچے
نماز ظہر اور عصر کو ملایا
وہاں سے بڑھے سوئے عرفات بھی ہم
تڑپ کر ہر اک جبل رحمت پہ آیا
بصد عاجزی سر بسجدہ دعا میں
ندامت خجالت نے بے حد رلایا
یہیں دھوپ میں نرم ریتی پہ بیٹھے
رہے ذکر میں وقت مغرب کا آیا
ہوا وقت مغرب مگر حکم رب سے
بمزدلفہ ہر ایک حاجی سدھارا
وہاں دو نمازیں عشاء اور مغرب
ملاکر ادا کیں خدا کو منایا
یہیں رات میداں میں زیر سماں ہی

حصیریں بچھا کر کیا ہے بسیرا
نمازتہجد خوشی سے ادا کی
کیا فجر قائم ہوا جب سویرا
چنیں کنکریاں اور دھویا بھی ان کو
منٰی جا کے شیطان عقبٰی کو مارا
بچھڑ کر یہاں بھائی سلطاں سے میں نے
لیا رب کا اپنے خصوصی سہارا
بہت مطمئن مسجد خیف آ کر
کیا سر بسجدہ اداشکر حق کا
نہ دی میں نے قربانی سرمایہ کم تھا
ہر اک بکرہ قربان گہ میں تھا مہنگا
ارادہ کیا روزہ رکھنے کا حج میں
کیا حلق سر اور کعبۃ اللہ آیا
اتارا ہے احرام اور غسل کر کے
طواف زیارت کا فیضان پایا
ہوئی حج کی تکمیل فضل وکرم سے
مجھے رب نے ائے درد حاجی بنایا

پروانۂ حرم

شمع حرم قرباں پروانۂ حرم ہے
دیوانگی کا عالم جتنا فزوں ہو کم ہے
محو طواف ہوں میں وارفتہ والہانہ
بے فکر وجد میں ہوں اندیشہ ہے نہ غم ہے
وقف طواف جسم وجان ودماغ ودل ہیں
ہر ایک پر انوکھے انداز سے کرم ہیں
ہر ہر نظر دعا ہے ہر سانس التجا ہے
توفیق کی تجلی گردش میں ہر قدم ہے
سرگرمیٔ عمل میں اسرار کھل رہے ہیں
تفسیر مصحف حق ہر جلوۂ حرم ہے
آیا ہوں ہاتھ خالی لاریب بارگاہ میں
نسبت کی بند مٹھی پھر بھی مرا بھرم ہے
محو دعا حرم میں رہتا ہوں سر بسجدہ
دل میں دعا کا طوفاں اور آنکھ میری نم ہے
ماحول میں حرم کے فضل وکرم خصوصی
آسان ہے عبادت فیضان بھی اتم ہے
محسوس کر رہا ہوں لاریب دردیہ میں
قلب ونظر کے حق میں رب کا حرم ارم ہے

دعا بعرفات

عرفات کا وقوف ہے رحمت بنا ہوا
غفار مغفرت پہ ہے سب کی تلا ہوا
احسان ہے کہ دامن عرفات میں مجھے
فضل وکرم سے عالم رقت عطا ہوا
گم خود ہی ہوگیا تھا دعاؤں کا ہوش کیا
توفیق سے ظہور شعور دعا ہوا
کیا کیا دعائیں مانگیں ہیں کس کس کے واسطے
کیا نظر جو باب اجابت کھلا ہوا
یاد آئے رشتہ دار اور عزیز اقارب
پورا ہوا ہر ایک سے وعدہ کیا ہوا
دھرائی ہیں دعائیں ادب سے حضور کی
یعنی دعا میں متبع مصطفےٰ ہوا
ہر فرد ایک قطرہ ہے مجمع ہے بحر ہی
یعنی ہے سر وحدت و کثرت کھلا ہوا
کیا سمجھے کوئی حضرت انسان کی ذات کو
عرفات ہی میں سمجھا جو محشر بپا ہوا
درس عمل وہ ورد کو دیتے ہیں عمل میں
ورنہ کہاں ہے یاد سبق بس رٹا ہوا

منظر حرم

ہر سمت حرم کے کئی ابواب کھلے ہیں
ہر قسم کے انسان یہاں آئے ہوئے ہیں
ہر قسم کے جذبات کا افکار کا مرکز
کعبہ ہے کہ اضداد یہاں آ کے ملے ہیں
بوندوں میں نہاں بحر عیاں بحر سے بوندیں
تکثیر کے توحید کے اسرار کھلے ہیں
ہیں خالق اسمات کا گھر مرکز اسمات
ہر سمت سے سر جانب مرکز ہی جھکے ہیں
کیجئے گا کبھی اوپری منزل سے نظارہ
اور دیکھئے کہ سر گرد حرم گھوم رہے ہیں
یہ گھومنے کے واسطے وہ نذر کی خاطر
سر دوش پہ اور سینے میں دل اپنے لئے ہیں
یہ سب بجز اشارۂ محبوب کچھ نہیں
پتھر کو چوم چوم کے ہم جھوم رہے ہیں
ہر ایک اثر نے فعل وصفت نے بتادیا
موجود ذات حق ہے یہ سب اس کے پتے ہیں
اے دردؔ بات راز کی آخر یہ کھل گئی
ہم کیوں دکن سے تا بہ حرم لائے گئے ہیں

شیخ کی یاد حرم میں

حرم میں مرے پیر کی یاد آئی
مجھے بخش کر اپنی ساری کمائی

نکالا کوڑ نگل سے اور سوئے کعبہ
مجھے پیر ہی کی دعا کھینچ لائی

معلم رہی پیر کی یاد ہر دم
میسر ہے تا فہم قرآں رسائی

دعا گو تڑپ کر ہوں محسن کے حق میں
ہر اک بات احسان کے کام آئی

یہ حسن نظر ان کا فیض وکرم ہے
کہ دیتے ہیں پنہا حقائق دکھائی

وہی دیکھتا ہوں وہی پا رہا ہوں
مجھے پیر نے بات جو بھی سنائی

الوہیت حق کے جلوے میں گم ہوں
ولایت کی تلقین یہ رنگ لائی

اثر اور فعل و صفت سب پتے ہیں
دیا تھا پتہ پیر نے ذات پائی

خدا کا تقرب نبی کی زیارت
مرے پیر کی درد ہے رہنمائی

فیضان حرم

آثار کا اجسام کو فیضان ملا ہے
افعال کے انعام سے دل جھوم رہا ہے
اوصاف کے اکرام سے ہے روح منور
حسنات کے انوار سے سیرت کی ضیا ہے
ناقص ہے ہر اک پرتوِ کامل سے درخشاں
مربوب کے احوال سے رب جلوہ نما ہے
شرطی سے دائیں گال پہ کھایا ہے طمانچہ
دیوانہ بمشکل ہی ترے در سے ہٹا ہے
سلطان کے تعاون سے جو پایا ہے تقبل
بے ساختہ دل اس کیلئے محو دعا ہے
یارب ترے قرباں تری توفیق کے صدقے
سب کچھ یہ دعا تا بہ اثر تیری عطا ہے
اللہ کو بندوں سے ہے کس درجہ محبت
مجھ پر حرم پاک میں یہ راز کھلا ہے
کیا مانگ کے لوں مرے رب اتنا مجھے دیدے
بتلا نہ سکوں کہ مجھے اتنا دیا ہے
میں دردِ سراپا ہی سہی فکر کروں کیوں
جب فضل وکرم ترا دوا تا بہ شفا ہے

شباب حرم

کھلا مجھ پہ ہر اک باب حرم ہے
نگاہوں میں روشن کتاب حرم ہے
رہوں کیوں نہ ہر آن محو عبادت
فزوں تر الٰہی ثواب حرم ہے
جو ہر اک کو لاکھ کردے بڑھا کر
حقیقت میں ایسا حساب حرم ہے
طواف و سعی اور زمزم کا پینا
مقرر خصوصی نصاب حرم ہے
تقبل کی سنت ادا کرکے پاؤ
تو لبیک کا یہ جواب حرم ہے
چھٹی تیرگی نور میں آ گیا ہوں
مرے سامنے آفتاب حرم ہے
ضیا مہر کی جس میں ہم دیکھتے ہیں
مدینے میں وہ ماہتاب حرم ہے
ہوا ہے جو کعبہ کی عظمت سے غافل
پڑا اس کے رخ پہ حجاب حرم ہے
ضعیفی میں آئے ورود جس سے جواں ہوں
وہ فیضان حسن شباب حرم ہے

ترک واختیار

اکبر کا در ملا اصغر کو چھوڑ کر
کس گھر میں آ گیا ہوں کس گھر کو چھوڑ کر

رہبر کے ساتھ طے ہوئی جانے بغیر راہ
پہچان بعد ہوگئی رہبر کو چھوڑ کر

ترے ہی در سے بھیک ملے اس کو اۓ خدا
آیا ہے در پہ جو ترے ہر در کو چھوڑ کر

کیوں جا رہے ہیں لوگ کثافت خریدنے
کعبہ کی ہر لطافت یکسر کو چھوڑ کر

دنبہ کٹا ہوا تھا جگہ پر ذبیح کی
دیکھا ہے جب خلیل نے خنجر کو چھوڑ کر

تعمیل حکم حق میں ہمارے ہے قرب ہی
منظور کیوں سفر نہ ہو دلبر کو چھوڑ کر

شئ کوئی کائنات کی بھائی نہیں مجھے
بس اک آپ کے رخ انور کو چھوڑ کر

سامان کا بوجھ لادے پریشان کیوں نہ ہو
بے فیض جو چلا در اکبر کو چھوڑ کر

جو یاد آ رہے ہیں وہ کعبہ میں درد ہیں
آئی ہے کب نظر مری منظر کو چھوڑ کر

آثارِ کعبہ

اندر اجلا اوپر کالا
کعبہ کا ہے رنگ نرالا
کالی زمیں آیات سنہری
نقش ہے دل میں کھبنے والا
چمکیلا ہے حجرِ اسود
چاندی کا پاکیزہ ہالہ
باب سنہری پردہ اس پر
دیتی ہے دہلیز سنبھالا
سونے کا میزابِ رحمت
یکتا عالم میں پرنالہ
پتھر پر پیروں کا نشاں ہے
ایماں تازہ کرنے والا
آبِ زمزم گھٹتا کب ہے
کتنا چاہا سب نے نکالا
سر ہے کس کے نقش قدم پر
دل ہے عرشِ ربِ اعلیٰ
رو رو کر کعبہ سے لپٹ کر
دردؔ نے پایا دل کا اجالا

حال چال

ہے آسماں بھی پست عروج خیال میں
رفعت خیال سے بھی زیادہ ہے حال میں

آ کے ملائکہ سے ہے آدم عروج پر
ابلیس سے بھی پست ہے آکر زوال میں

مربوب کی نمود ہے رب کے عروج سے
کھلتی نہیں یہ بات کبھی قیل وقال میں

اقرب سے میں قریب ہوں محو دعا بھی ہوں
ہے عالم فراق بھی باقی وصال میں

قہر وجلال میں وہ مخاطب ہیں اپنے آپ
سارے جہاں کی جلوہ گری ہے جمال میں

ناقص کا اس کے نقص کا اظہار کردیا
سب کچھ ہے ایک ان کے ظہور کمال میں

وہ جانتے ہیں کیا ہے مرے دل کا مدعا
پھر بھی یہ حکم ہے کہ کہوں میں سوال میں

ہر آن ایسی شان میں رب قدیر ہے
مستقبل اور ماضی ہے کل اس کے حال میں

اۓ درد چل ادب سے یہ راہیں حرم کی ہیں
لغزش نہ آنے پاۓ یہاں تیری چال میں

قربِ کعبہ

کعبۃ اللہ سے قریب ہوا
کیا سے کیا آپ کا غریب ہوا
جس کا خواب وخیال تھا نہ کبھی
وہی فضل وکرم نصیب ہوا
ان کا احسان اور برنگ ستم
کیا کہوں کسقدر عجیب ہوا
فیض ہے لمس کا تقبل کا
پاکے عاصی جسے نجیب ہوا
کیوں نہ مقبول ہو دعا ایسی
جس کا مشتاق خود مجیب ہوا
راہ پر آپ کی چلا ہوں میں
راہنما آپ کا حبیب ہوا
حسن لطف وکرم بیاں کیا ہو
سر نگوں شاعر وادیب ہوا
دردؔ ہے دامن مسیحا میں
متصل اس کا ہر رقیب ہوا

شاعری

حاضری نور ہے اور بیاں شاعری
بن گئی حال دل زباں شاعری
دل کے دل ہی میں رہتے جذبات نہاں
کر نہ دیتی اگر کچھ عیاں شاعری
میرے جذبات کا میرے وجدان کا
کیف زا ،روح افزا نشاں شاعری
کبھی ماضی کو پاتا ہوں میں حال میں
یوں بدلتی ہے دور زماں شاعری
عین کعبہ میں اشعار موزوں ہوئے
ساتھ رکھتی ہے فیض مکاں شاعری
پڑھنے والوں کو لے جائیگی یہ وہاں
خود ہی پیدا ہوئی ہے جہاں شاعری
ایسا شاعر جو رحمٰں کا تلمیذ ہے
اس کی گمراہ کن ہے کہاں شاعری
حمد ہے ،نعت ہے، معرفت اسمیں ہے
دردِ حق میں دلوں کے ہے جاں شاعری

تاثیر حرم

آئے کعبہ میں ہر آں سنبھلنے لگے
روز وشب رنگ دل کے بدلنے لگے
جوشزن ہو کے رحمت برسنے لگی
رو کے رقت سے جب ہم مچلنے لگے
دل میں آیا ہے فیض طواف نبی
پیروی میں نبی کی جو چلنے لگے
یاد آیا تقبل جو سرکار کا
حجر اسود کی جانب اچھلنے لگے
دور، ظلمت ہوئی نور پی پی کے ہم
پیروی کر کے حضرت کی پلنے لگے
ملتزم پر دعائیں ابراہیم کی
مانگ کر ان کے سانچے میں ڈھلنے لگے
تحت میزاب رحمت ہے سجدے میں سر
اقربیت کے ارماں نکلنے لگے
ہاجرہ کی سعی کے تصور میں ہم
مضطرب صفا مروہ پہ چلنے لگے
درد اللہ کے گھر سے لپٹا جو میں
میری آنکھوں سے آنسو ابلنے لگے

دعائیں سب کے واسطے

درِ بیت اللہ میں سب کا ہے سب کے واسطے
سب کے حق میں ہے دعا گو فضل رب کے واسطے
عالمِ رقت میں اک اک کیلئے کر کے طواف
التجائیں کی مسبب سے سبب کے واسطے
التجاء مغفرت کی حق میں ہر مرحوم کے
حق میں زندوں کے دعاء حسن کسب کے واسطے
طالبات فہم قرآں کیلئے ہے ملتجی
سر بسجدہ خلق قرآں کی طلب کے واسطے
یا الٰہی جاہل و ناداں سہی معصوم ہیں
علم قرآں کر عطا امی لقب کے واسطے
طالبات فہم قرآں جس کو یا رب دیکھ لے
یا جو دیکھے ان کو وہ ہو جائے رب کے واسطے
فاسقوں کو یا الٰہی صالحیت ہو عطا
صالحیت ہو شہادت کی طلب کے واسطے
تزکیہ تا تخلیہ ہر دل کی خدمت میں رہے
درد کی ہمدردیاں دائم ہوں سب کے واسطے

کرم بہ حرم

رب اکرم اتنے واصل ترے گھر سے ہم ہوئے
آنسوؤں سے پاک دیواروں کے پتھر نم ہوئے

گڑگڑا کر روئے مچلے جس قدر ممکن ہوا
آستاں پر ساتھ سر کے دل بھی اپنے خم ہوئے

سب کی نظروں سے بچا کر کی عنایت آپ نے
کچھ تو ہے مجھ پر جو سب کے سامنے برہم ہوئے

فیض حج کا حاجیوں کو اتنا بخشا آپ نے
مجلس ابلیس میں اس بات پر ماتم ہوئے

وسعت دل بیکراں ہوتی ہے بیت اللہ میں
گھر میں رب العالمیں کے جلوہ گر عالم ہوئے

ایک کو فضل وکرم سے لاکھ فرمایا گیا
اس رعایت پر بھی ہم سے کام اچھے کم ہوئے

شکوہ سنجی کا ارادہ لیکے آئے تھے حرم
کیا ہو شکوہ سامنے آتے ہی غائب غم ہوئے

متقی جن کو بنایا آپ کے فیضان نے
ایسے بندے فی الحقیقت افضل و اکرم ہوئے

دَرْدْ رب العالمین کو دیکھ بیت اللہ میں
اپنے بندوں کیلئے کس شان سے ارحم ہوئے

سامنے ہی حرم ہے

سامنے ہی حرم ہے اور ہم ہیں
رب کا فضل وکرم ہے اور ہم ہیں
اور کیا چاہیئے ملا سب کچھ
سنگ در ،چشم نم ہے اور ہم ہیں
یا تلاوت ،طواف یا ہے دعا
کام کم ہے فیض اتم اور ہم ہیں
عالم حمد ہے تخیل میں
متحرک قلم ہے اور ہم ہیں
پیار کرتے ہیں حجر اسود کو
سر بصد عجز خم ہے اور ہم ہیں
ملتزم پر بعالم رقت
دل میں پر لطف غم ہے اور ہم ہیں
ہے خلیل و ذبیح سے قربت
ہاجرہ کا الم ہے اور ہم ہیں
سخت پتھر خلیل کا شاہد
بانقوش قدم ہے اور ہم ہیں
درد شاہد حرم میں ہے اپنا
جلوہ محترم ہے اور ہم ہیں

واپسی کا تذکرہ

آہ جانا پڑ رہا ہے آپ کا در چھوڑ کر
مر رہے تھے جس کے بوسوں کو وہ پتھر چھوڑ کر
آپ اقرب ہیں میری شہ رگ سے انفس میں بھی ہیں
جا رہا ہوں دور میں ہی آپ کا گھر چھوڑ کر
آنکھ ہر تکبیر تحریمہ پہ نم ہونے لگی
آہ کیا دیکھے گی یہ کعبہ کا منظر چھوڑ کر
پاؤں بھی بھاری ہیں ان کو بھی احساس فراق
ہے کہاں جائز طواف اس گھر کے چکر چھوڑ کر
میرا کوڑنگل کو کعبہ سے سفر ہے سانحہ
جا رہا ہوں میں کسے اللہ اکبر چھوڑ کر
نقش میری پتلیوں میں بھی تصور میں بھی ہے
لوح دل پر کچھ نہیں ہے نقش دلبر چھوڑ کر
فیض حج سے مغفرت غفار کی حاصل ہوئی
جا رہا ہوں معصیت کا سارا دفتر چھوڑ کر
نفس کے ماحول کے شر سے بچا لیجئے مجھے
ہے گذر ظلمت کدہ میں بیت انور چھوڑ کر
یا الٰہی درد دل میں کیوں نہ ہو جائے سوا
آہ بیت اللہ کو با دیدۂ تر چھوڑ کر

سرزمین حرم

جو نہاں ہے وہی عیاں بھی ہے
یعنی مفہوم ہی بیاں بھی ہے
لا زماں لامکاں کا جلوہ
ہر زمانہ ہے ہرمکاں بھی ہے
حق نہیں یہ مگر پتہ حق کا
بہر دیدار حق جہاں بھی ہے
میرا کیا ہے فقیر ایسں ہوں میں
تن غنی کا اسی کی جان بھی ہے
دیکھتا ہے بصیر یہ منظر
بوند میں بحر بیکراں بھی ہے
سر بسجدہ ہوں آستاں پہ خموش
حال ہی اب مرا زباں بھی ہے
دل فقط ایک لہو کی بوند نہیں
رب کعبہ کا رازداں بھی ہے
ضار بھی ہے وہی مصائب میں
وہی راحت میں مہرباں بھی ہے
ہوا محسوس سرزمین حرم
درد کے حق میں آسماں بھی ہے

غار حرا

اے حرا اے مسکن شاہ ہدیٰ
منتخب اللہ نے تجھ کو کیا

لائے جبرئیل امیں پہلی وحی
پہلے گونجی تجھ میں اقراء کی صدا

ہر بلندی تیری رفعت پر نثار
تیری چوٹی پر ہے جبرئیلی ضیا

پستیاں جلوت میں جب آئیں نظر
تجھ کو خلوت گہہ بنائے مصطفٰے

دور ہوں مخلوق کی گمراہیاں
رب سے روز وشب یہی تھی التجا

ظلمتوں میں نور لانے کیلئے
مضطرب دل محو تھی فکر رسا

لے کے ستو اور پانی آگئے
بہر فکر رہبری ذکر خدا

یہ خدا جانے یہاں کس طرح سے
مصطفیٰ کو مل گئی حق کی رضا

آئے چوٹی پر تری روح الامیں
ہو مبارک مرتبہ غار حرا

ایک تقدس اور سہانہ پن لئے
پُر کشش ہے آج بھی تیری فضا

انقلابی شان کا ہے تو اثر
یہ شرف کسکو ملا تیرے سوا

از حرا ایک راستہ تا حرم
بر بنائے نقش پائے مصطفےٰ

رحمت اللعالمین حق کے نبی
ہر جہاں کے حق میں کامل رہنما

کوثر وہ قرآں دیا اللہ نے
چل کے سیدھا راستہ روشن کیا

انقلابی جلوت وخلوت رہی
شاکر وصابر بہ تسلیم و رضا

صاحب معراج ہیں ختم الرسل
سر پہ اُمت کا سہرا ہے بندھا

اے حرم جب سامنے دیکھا تجھے
عہد ماضی حال بن کر آگیا

مصطفیٰ نے خود مصائب ہی سہے
امت مرحوم پر احساں کیا

کتنی گستاخی ہے پتھر پر ترے
زائروں نے نام اپنا لکھدیا

کیوں حکومت آہ غافل تجھ سے ہے
نہ صفائی ہے اور نہ تختی پر پتہ

عالم انساں ترا ممنون ہے
آج بھی ہے تو منارہ نور کا

دُرّد کے دل کو کیا ہے منقلب
تیرا زائر بن کے پائی ہے دوا

غارِ ثور

ثور تو انوار سے معمور ہے
نورِ حق کا ہے نبی کا نور ہے

دیکھنے میں تھا بہت نزدیک تو
چل کے شاہد ہوں نہایت دور ہے

راستے ہیں تیرے بل کھائے ہوئے
جن کو طے کرنے پہ دل مجبور ہے

سانس پھولی ہے لرزئے ہیں قدم
تیرے خاطر جو ہوا منظور ہے

چڑھ رہے ہیں ہم نبی کی یاد میں
دل صلوٰۃ وذکر سے پر نور ہے

حال ماضی کو بنانے کیلئے
ہجرت نبویؐ سے تو معمور ہے

لے کے سر آنکھوں پہ پائے مصطفیٰ
سرخرو تو دل ترا مسرور ہے

داستاں ہجرت کی دہراتا ہے تو
خود نبی کے ہجر میں مہجور ہے

حامل اسرار وآثار نبی
فیض سے ہجرت کے تو مشہور ہے

مصطفٰے نے کس سے لاتحزن کہا
کس کا غم تعمیل میں کافور ہے

کہہ رہا ہے سب زبان حال سے
حق نمائی ہی ترا دستور ہے

کس طرح کل زندگی تبلیغ ہو
یہ بتانے کیلئے تو نور ہے

ترے دامن میں دعا گو میں بھی ہوں
آنکھ نم دل درد سے معمور ہے

حجر اسود

حجر اسود کو کیا ہے جنت کا نشاں
ہے زمیں پر خاص سنگ آسماں

رنگ کالا ہے مگر مرغوب ہے
روشنی میں ہیں چمک کی جھلکیاں

گوشۂ مشرق میں کعبہ کے لگا
نقروی حلقہ کے اندر میاں

کہہ کر بسم اللہ ہنگام طواف
شوق سے لیتے ہیں بوسہ حاجیاں

بول کر اللہ اکبر جوش سے
والہانہ حمد کرتے ہیں بیاں

سامنے ترے ہوں جب ہر شوط میں
درد سب کے دل ہوئے ہیں شادماں

ملتزم

دیوار ودر کعبہ و اسود کے درمیاں
ہاں ملتزم یہی ہے چمٹ جائیں یہاں
رو رو کے مانگئے گا دعائیں مجیب سے
وقت دعا ہے حق ہے یہاں سب پہ مہرباں
مقبول ملتزم پہ ہے مانگی ہوئی دعا
جانے نہ دیجئے گا کوئی لمحہ رائیگاں
رخسار و سینۂ دل کے بہ دیوار ملتزم
حاصل ہو سرخروئی تو سینہ ہو درخشاں
سرکار کے ارشاد میں ہے شان ملتزم
امت کا کام ہے کہ بنے شان کے شایاں
اخلاص سے توبہ کیلئے خاص جگہ ہے
بروقت ہے رقت ہے اگر دل میں فراواں
ہر آرزو زباں پہ آجائے مبارک
ہوتا ہے ملتزم میں مؤثر ہر اک بیاں
چمٹا جو ملتزم سے تو دل نے یہ دی صدا
فضل وکرم نے عبد کو پہنچادیا کہاں
برکت یہاں کی بھیک مبارک فقیر ہے
لاتی ہے درد رنگ یہاں آہ اور فغاں

کرم

کوڑنگل سے کعبہ بلانا کرم ہے
حرم کے مناظر دکھانا کرم ہے
کٹی راہ روتے ہوئے بھی کرم سے
حرم میں بلاکر ہنسانا کرم ہے
یہاں جاگتا اور سوتا ہوں یوں میں
کہ ان کا جگانا اور سلانا کرم ہے
یہ کہتے ہوئے گھر کے اطراف گھوما
کہ گرد حرم یوں گھمانا کرم ہے
بڑی کشمکش میں بھی بر سنگ اسود
ضعیفوں کو بوسہ دلانا کرم ہے
عطا رقت قلب ہے ملتزم پر
یہاں میرا آنسو بہانا کرم ہے
مقام ابراہیم و میزاب رحمت
خصوصی یہاں فیض پانا کرم ہے
دعا کر رہا ہوں میں پی پی کے زمزم
مجھے آب زمزم پلانا کرم ہے
عبادت حرم میں کرودرد پیہم
ثواب عبادت بڑھانا کرم ہے

واپسی کا جہاز بگڑنے کی خبر

صد شکر التجا مری منظور ہوگئی
دل کی فضا سکوں سے معمور ہوگئی

آتے ہوئے جو حال تھا جاتے ہوئے بھی ہے
عرفاں نصیب آرزو پر نور ہوگئی

سر خم ہے دل ہے خوگر تسلیم اے خدا
راضی بحق طبیعت رنجور ہوگئی

ہر ہر نفس ہے یاد کا عالم لئے ہوئے
غفلت، بفضل فیض کرم دور ہوگئی

اسرار اتباع نبی میں منکشف
یہ انکشاف راز کا دستور ہوگئی

جب سے رموز جبر کھلے ہیں شعور پر
مجبور ذات جبر سے مسرور ہوگئی

ہر حال میں سکوں میسر ہوا مجھے
کیفیت اضطراب کی کافور ہوگئی

درمان زندگی

ہر شر کا رہتا ہے امکان زندگی میں
پائے اگر نہ انسان ایمان زندگی میں
اندھے اٹھیں بہ محشر کچھ آنکھ رکھنے والے
حق کا اگر نہ ہوگا عرفان زندگی میں
تعمیل حکم حق میں پیرو رہوں نبی کا
حج کا رہے ہمیشہ فیضان زندگی میں
کرتا ہے سب کی خاطر برباد زندگی کو
آباد خود نہیں جو انسان زندگی میں
حاضر اسی کو پایا ناظر اسی کو پایا
غائب پہ اآگیا جب ایمان زندگی میں
ثابت کروں حقیقت مشکل ہے اس زباں سے
لاریب پا رہا ہوں برہان زندگی میں
مکہ پہنچ کے دیکھا بادیدۂ تحیّر
بھٹکا رہا ہے ہر جا شیطان زندگی میں
سمجھا ہے باخبر سن کر یہ راز میں نے
ظاہر ہے کس ادا سے رحمٰن زندگی میں
اے درد ہو مبارک تیرا یہاں پہنچنا
حرمین سے ملا ہے درمان زندگی میں

جینا مرنا

جینے کے واسطے ہی مرنا ہے زندگی میں
اک انقلاب پیدا کرنا ہے زندگی میں
دل ماسویٰ سے اپنا بے خوف و بے خطر ہے
بس ایک خدا سے ڈرنا ہے زندگی میں
خذ ما صفا کے حق میں دع ما کدر کی خاطر
سرکار کی اطاعت کرنا ہے زندگی میں
توحید سے مزکی ہو جائے نفس بالکل
پھر فیض صبغۃ اللہ بھرنا ہے زندگی میں
کرنی ہے حق تعالیٰ ہی سے اشد محبت
اسوہ پہ مصطفٰے کے مرنا ہے زندگی میں
ارمان و آرزو کو دل سے مٹا کے یکسر
مرنے سے پہلے ہمکو مرنا ہے زندگی میں
دیوانہ کہدے دنیا حق کی طرف چلیں جب
طے راستہ کچھ ایسا کرنا ہے زندگی میں
حاکم خدا ہے ہم ہیں محکوم در حقیقت
تعمیل حکم ہر آں کرنا ہے زندگی میں
اے درد کب مفر موت وحیات سے ہے
جینا ہے زندگی میں مرنا ہے زندگی میں

مربی کی یاد بارگاہ رب میں

میرے رب مربی نے ملایا آپ سے
ملتجی ہوں اب مربی سے ملا دیجئے مجھے

اے مرے رب روح میں شوق زیارت ہے فزوں
مضطرب ہوں گنبد خضریٰ دکھا دیجئے مجھے

معنیٰ ء فیکم رسول اللہ سے ہو آگہی
درس روضہ میں نبیؐ کے یہ پڑھا دیجئے مجھے

آپ کے محبوب کے دربار میں ہو حاضری
حاضری کا ہر ادب پہلے سکھا دیجئے مجھے

عرش سے نازک زمیں پر ہے نبیؐ کی بارگہ
دم بخود حاضر ہوں اس قابل بنا دیجئے مجھے

جاؤں مکہ سے مدینہ ہر نفس بھیجوں درود
رحمتوں کی داستاں رہ میں سنا دیجئے مجھے

خم الوہیت کا بخشا ہے بہر میکشی
ساتھ ہی جام رسالت بھی دلا دیجئے مجھے

شکریہ اور محسن کامل کا کرنا ہے ادا
آپ ہی ان کے مواجہ میں جھکا دیجئے مجھے

رب ورحمت کا تقرب ہے مآل زندگی
درد ہوں میں اس تقرب کی دوا دیجئے مجھے

حرم سے حرم تک

نبی کے حرم تک خدا کے حرم سے
رواں ہوں کرم ہی کی جانب کرم سے

کبھی دیکھئے حال فرقت میں دل کا
کبھی پوچھئے ماجرا چشم نم سے

الٰہی وہاں سیر کی آرزو ہے
تعلق ہے جس سر زمیں کو ارم سے

میں اس راہ پر سر کے بل کاش چلتا
بنی جو نبیؐ کے نقوش قدم سے

حرا جا کے آنکھوں سے دیکھا ہے جلوہ
نہاں کب مدینہ کا ہے نور ہم سے

حرم سے نبی نے بتوں کو ہٹایا
مرا دل ہوا پاک ہر اک صنم سے

نظر سے کیا نقش کلمہ دلوں پر
لکھا کب ہے امی لقب نے قلم سے

کرم کی ہوئی انتہا درؔد پر یوں
حرم کی جانب رواں ہوں حرم سے

الوداع اللہ اکبر کے حرم

الوداع اے بیت انور الوداع
الوداع پر نور منظر الوداع
الوداع اللہ اکبر کے حرم
الوداع اے منبع جودو کرم
الوداع دارالاماں السلام
الوداع واحد طوافوں کے مقام
منزل تنزیل قرآں الوداع
مرکز اسلام و ایماں الوداع
الوداع اے بیت رب العالمین
اے مقام رحمت للعالمین
الوداع سر چشمۂ نور وھدیٰ
اے ملائک کے اترنے کی فضا
الوداع اے مصدر رشد وضیا
الوداع محبوب رب ومصطفےٰ
الوداع اے سرزمین انبیاء
الوداع اے جلوہ گاہ اولیاء
آہ رخصت تجھ سے اب ہوجاؤں گا
آہ تیری یاد میں کھو جاؤں گا

نقش آنکھوں میں تیری تصویر ہے
عالم دل میں تیری تنویر ہے
میرے آنسو ہیں تیری دیوار پر
لمس ہاتھوں کا لئے ہے سنگ در
سنگ اسود پر ہے بوسوں کا اثر
فیض پایا تیرے گرد گھوم کر
اۓ غلاف کعبہ تھاما ہوں تجھے
اپنی آنکھوں سے لگایا ہوں تجھے
گڑ گڑا کر التجائیں کر چکا
ملتزم پر خوب آہیں بھر چکا
پاس اڑتالیس دن تیرے رہا
آہ تجھ سے دور اب ہوجاؤ ں گا
فیض تیرا سر میں سینے میں رہے
تو مرے سینے کے دفینے میں رہے
تیری برکت میں وطن میں لے جاؤں گا
سب محبوں کو ترے پہنچاؤں گا
رب کعبہ پھر بلالینا مجھے
التجائے درد ہے جاتے ہوئے

سرکار کے دربار میں حاضری سلام و پیام

سرکارؐ بارگاہ میں حاضر غلام ہے
سر خم بہ احترام درود سلام ہے
حج مرا آپ ہی کا ہے احسان یا نبیؐ
ہے پیروی نتیجۂ فیض تمام ہے
معبود کا ہوں عبد نبیؐ کا ہوں امتی
وہ منزل یقیں یہ عمل کا مقام ہے
نیت سلامتی کی لئے آئے گر کوئی
حرمین میں کھلا ہوا باب السلام ہے
سمجھیں اگر تو ہے یہی معیار زندگی
اعمال میں نبیؐ کے خدا کا کلام ہے
پایا ہے خاص فیض یہاں جو بھی آگیا
فیضان خاص ہی لئے دربار عام ہے
حب نبیؐ ہی شرط ہے ورنہ صلوٰۃ کیا
بے فیض ہی زکوٰۃ ہے حج ہے صیام ہے
مکہ میں روح افزا مدینے میں دلربا
انوار زندگی لئے ہر صبح و شام ہے
رب و رسولؐ سے ہیں بہر حال نسبتیں
مربوب امتی کا اطاعت ہی کام ہے

حرم نبویؐ

یہ گھر یہ مصلیٰ یہ محراب ومنبر
رسالت کے عرفان کا پاک دفتر
رسالت کا علم وعمل حال بھی ہے
وہی جلوہ گر ہے جو آیا زبان پر
نبی کے حرم میں پہنچ کر ہوں شاہد
ہے آنکھوں میں نقش حیات پیمبر
پلاکر پڑیا ہے ساقی نے
پڑی ہے اس طرح ہم نے تفسیر کوثر
یہ منبر کے روضہ کے مابین کیا ہے
ارم در حرم بھی ہے اللہ اکبر
وہ رب کا حرم ہے یہ مربی کا گھر ہے
وہاں گھومو آؤ یہاں سر جھکا کر
وہاں علم ہے وحی کا انقلابی
یہاں انقلاب عمل کا ہے محشر
الوہیت حق کا فیضان وہاں ہے
یہاں ہے نبیؐ کی نبوت منور
وہاں ہے خصوصی عبادات افضل
یہاں وِرد جینا عبادت ہے یکسر

حق کے طلبگار

مشکل نہیں ہے حق کے طلبگار کیلئے
مرجائیں فیض اسوۂ سرکارؐ کیلئے
اےئ مدعیٔ عشق عقیدت ہی تا کجا
وہ منتظر ہیں سیرت وکردار کیلئے
حق جس کو چاہے حج وزیارت نصیب ہو
نادار کیلئے ہے نہ زردار کیلئے
دیکھو اثر میں فعل اور وصف ذات میں
انوار مصطفیٰ کے ہیں دیدار کیلئے
چلتے ہیں تزکیہ سے تا تخلیہ یہاں
باتوں میں کیا ہے طالب اسرار کیلئے
کیوں یاد گار ہو نہ یہ اسوہ خلیل کا
حاضر سر پسر بھی ہے دلدار کیلئے
سیرت کی آرزو میں ہو،اسوہ کی پیروی
آثار ہی نہیں ہیں فقط پیار کیلئے
اپنے حرم میں رب نے کیا پہلے تزکیہ
لایا جسے رسول کے دربار کیلئے
حیران دردؔ دیکھ کے حرمین ہوا
کیا کیا نہیں یہاں دل بیمار کیلئے

مواجہ شریف

پکارا نہیں ہے نبیؐ جی کو میں نے
لگایا نہیں ہاتھ جالی کو میں نے
قدم پر سر جھکا دم بخود ہوں
مودب بنایا ہے دل ہی کو میں نے
کیا ضبط آنکھوں میں روکے ہیں آنسو
چھپایا ہے رقت کی پستی کو میں نے
کیا پیش چپ کے سے ٹوٹا ہوا دل
غنیمت سمجھ کر حضوری کو میں نے
زمان ومکان رسالت میں دیکھا
تصور کی پر نور بستی کو میں نے
نبیؐ کے اشارہ پہ حق کی رضا میں
مٹایا ہے خود اپنی مرضی کو میں نے
نبیؐ سے محبت کا ہے یہ تقاضا
کہ چاہا مدینے کی سردی کو میں نے
مصلے پہ منبر پہ روضہ میں دیکھا
بچشم تصور نبیؐ ہی کو میں نے
نگاہوں سے لے لے کے ائے درد دل میں
بسایا ہے انوار نبویؐ کو میں نے

احوال امت بحضور رسالت

السلام علیک رسول خدا
الصلوٰۃ علیک شہ انبیاء

مرے آقا کرم ہے یہ احسان ہے
میں بہ حج وزیارت نوازا گیا

سرخروئی ہے سرکار پیشی میں ہوں
ہے تقاضاء دل حال ملت کہوں

آہ ! تفصیل سے کیا کہوں ماجرا
پر خطر ہے مرض درد ہے لادوا

نام ہیں آپ سے فیض نسبت لئے
کام نسبت سے کب ہورہے ہیں ادا

بد عقیدہ بھی انمیں بد اعمال بھی
خود برے ہیں سمجھتے ہیں سب کو برا

مصطفیٰ سے محبت کا معیار ہی
کچھ نہیں فقط چومنے کے سوا

حمد ونعت سن سن کے ہیں وجد میں
بدعتوں ہی سے دن رات ہے واسطہ

عشق حق سے بیانوں میں ہے جوش زن
عشق باطل سے کاموں میں ظاہر ہوا

واعظ ومرشد مولوی یوں بھی ہیں
فیض دع ماکدر ہے نہ خذ ماصفا

رات دن ہیں تلاوت میں قرآن کی
خلق قراں ہی سیرت میں ہے لاپتہ

فاتحہ دیکے بس کھانے پینے میں ہیں
صرف میٹھے کی سنت میں ہے ذائقہ

یہ بدلتے بدلتے بدل کر ہوئے
اپنی صورت سے سیرت سے نا آشنا

میرے ساقی شراب کہن دیجئے
بادۂ نو کا ہے سم قاتل نشاں

سب کو سچی محبت ہو اللہ سے
درؔد ہر فرد ہو پیرو مصطفٰے

امت کی جانب سے التجائے درود

لیجئے سرکارؐ امت کا سلام
عرض کرتا ہے مواجہ میں غلام

لاکھ عاصی ہیں مگر تائب بھی ہیں
با ادب سب آپ کا لیتے ہیں نام

حق ادا فرما دیا ہے آپ نے
سب کو پہنچایا ہے اسلامی پیام

موت آسکتی نہیں اسلام کو
اور مسلمانوں کا جینا ہے حرا م

جی میں جو آتا ہے کر لیتے ہیں یہ
نفس اور شیطاں کے ہیں زبردست دام

پڑھ کے قرآں بہر ایصال ثواب
حکم قرآں سے ہیں غافل لاکلام

نور قرآں آپ رہبر ہیں ادھر
اور ادھر ظلمت میں امت کا قیام

ہے عقیدت آپ سے بے فیض ہی
زندگی کا عامیانہ ہے نظام

ہر طرف گمراہیوں کی دھوم ہے
ہر راہ کج پر بڑا ہے اژدہام

ہے دوا بے سود امت کیلئے
آخری وقت دعا ہے والسلام

آہ یورپ سے تعیش سیکھ کر
کھودیا بیروت نے اپنا مقام

دل تڑپتا ہے دعا فرمائے
آہ مٹنے کو ہیں دنیا سے غلام

ڈوبتی کشتی کے حق میں درد ہے
اک سہارا التجا کا اہتمام

فنا فی الرسول

نبی کا قرب ہے ذات نبوت میں فنا ہونا
رسول اللہ کی شان رسالت میں فنا ہونا
محبت وصف سے موصوف کا پیرو بناتی ہے
میسر جس سے ہوتا ہے اطاعت میں فنا ہونا
کشش آثار کی اپنی طرف جب کھینچ لے ہم کو
یہ آثاری تعلق ہے شریعت میں فنا ہونا
روش محسن کی اپنے جذبہ کا جلوہ دکھا دے جب
یہ افعالی تعلق ہے طریقت میں فنا ہونا
ہم اپنے آپ کو جب اسوۂ حسنہ میں گم پائیں
یہ اوصافی تعلق ہے حقیقت میں فنا ہونا
ہماری ذات ناقص گم ہو ان کی ذات عالی میں
یہی ہے معرفت ذات اصالت میں فنا ہونا
نبی سے دور ہیں نزدیک ہیں روضہ کی جالی سے
یہ قرب آساں مگر مشکل ہے قربت میں فنا ہونا
فنائیت کا دعویٰ کرنے والے آپ ساکت ہوں
کہ پنہا رہ نہیں سکتا صداقت میں فنا ہونا
نبی کی یاد آئے امتی کو دیکھ لینے سے
مبارک درؔد تجھ کو ایسی حالت میں فنا ہونا

ہمارا رسول

بعد از خدا بزرگ ہمارا رسول ہے
ہر امتی کی آنکھ کا تارا رسول ہے
رحمت بنا ہوا ہے ہر عالم کے واسطے
رب تک رسائیوں کا سہارا رسول ہے
بے شک ہے رب کی جلوہ گری عالمین میں
لاریب رحمتوں کا نظارہ رسول ہے
فیکم رسول سن کے خدا کے کلام میں
سمجھو یہ راز ہم میں خدا را رسول ہیں
رب کی رسول پاک کی نسبت کا واسطہ
رب اپنا رب رسول ہمارا رسول ہے
اس امتی کا ہوگیا ایمان مکمل
جس کی نظر میں سب سے پیارا رسول ہے
پایا لقب خدا سے سراجاً منیر کا
بے مثل شمع خاص ستارا رسول ہے
دیکھا زمین والوں نے چاند آسماں پر
شق ہو کے کر رہا تھا اشارہ رسول ہے
ثابت کرے یہ سیرت وکردار ہمیشہ
ہم امتی ہیں دُرّد ہمدرد ہمارا رسول ہے

مدینے سے چلنے کی باتیں

مرے حق میں ہیں دم نکلنے کی باتیں
زباں پر مدینے سے چلنے کی باتیں
کہاں ہوسکے بارگاہ نبیؐ میں
سدھرنے کی فکریں سنبھلنے کی باتیں

بہ پاس ادب سر خمیدہ ہوں ساکت
رہیں دل میں دل کے مچلنے کی باتیں
مدینے سے جلدی نکل جائیں زائر
یہی ہے جلانے کی جلنے کی باتیں

محبت کی بھٹی میں جو گل رہے ہیں
انہی سے ہیں سانچے میں ڈھلنے کی باتیں
مرے دل میں پیارے نبی ڈال دیجئے
وطن میں پنپنے کی پلنے کی باتیں

بتا دیجئے خدمت دیں کی خاطر
خیالوں دلوں کو بدلنے کی باتیں
ہر عالم میں رحمت بنیں ساتھ رہیں
کروں گا نہ سرکار ٹلنے کی باتیں

دلوں میں گذرتا رہے درد جب تک
کرے سیدھے رستے پہ چلنے کی باتیں

مدینہ منورہ سے رخصتی

مربوط رہوں یوں آپ کے فضل وکرم سے
محسوس نہ ہو یہ کہ ہوا دور حرم سے

محبوب و محبِّ حق کا ہوں اور آپ کا پیرو
روشن ہے رہ آپ کے ہر نقش قدم سے

اک التجا غلام کی جاتے ہوئے ہے یہ
ہر آن سر فراز رہے فیض اتم سے

منبر سے تا روضہ حرم ہی میں آپ کے
کیاری ہے ایک آئی ہوئی باغ ارم سے

زر زور عبادت سے نہ تقویٰ سے ملے ہیں
حج اور زیارت کا تعلق ہے کرم سے

ماحول کے فساد میں دین دار کا جینا
دراصل ہے سرکار کے فیضان کے دم سے

فیکم رسول راز ہوا جب سے منکشف
آداب دید بھی ملے خود ان کے کرم سے

غفلت ہی درد وجہ فراق نبیؐ بنی
نسبت وصال کی ہے فقط شاہ اممؐ سے

میرے ساتھ چلیئے

میرے ساتھ چلیئے حرم سے چلا میں
نبیؐ جی کہاں رہ سکوں گا جدا میں
بقا ہے مری آپ کے قرب ہی میں
جدا رہ کے سرکارؐ ہوں گا فنا میں
محمدؐ ہی مرے ہیں آثار رحمت
کہ ہوں منظر رحمت مصطفیٰؐ میں
فقط آپ ہیں اک ساقیٔ کوثر
چھٹے آپ محروم کوثر ہوا میں
کھلے راز سربستہ سب رفتہ رفتہ
بس ایک آپ کی پیروی میں رہا میں
مجرد ہے جینا بھی میرا عبادت
کہ حق کی رضا کیلئے ہی جیا میں
رلاتے ہنساتے وہ رہتے ہیں مجھکو
نہ رویا کبھی بے سبب میں نے ہنسا میں
رہ مصطفیٰؐ پر بحب الٰہی
ہمیشہ بفضل وکرم ہی چلا میں
محمدؐ کی قربت کا ہے دَرد فیضاں
دوا ہوں دعا ہوں بنا ہوں شفا میں

رسول خدا بغیر

کس کو خدا ملا ہے رسولؐ خدا بغیر
طے راستہ ہوا نہ کبھی رہنما بغیر
ہے امتی کی شان عجب کائنات میں
ایا نہ یہ کسی کو نظر مصطفیٰؐ بغیر
افعال امتی عبادات بے شبہ
سرزد نہ ہوسکے جو نبیؐ کی ادا بغیر
اوصاف امتی کے ہیں سارے نبیؐ نما
ظاہر نہیں ہوئے یہ نبیؐ کی ضیا بغیر
مطلب یہی ہے صاف فنا فی الرسول کا
باقی نہ امتی ہو نبیؐ کی بقا بغیر
اللہ کی رضا کا نظارہ محال ہے
منظر میں کچھ نہیں ہے نبیؐ کی رضا بغیر
کیا شان ہے نبیؐ کی یہ قرآں میں دیکھیے
پیارے نبیؐ کا ذکر نہیں ہے ثنا بغیر
اسوہ رسولؐ پاک کا ہے سر معیت
کھلتا نہیں کسی پہ یہ صدق وصفا بغیر
دار الشفا میں آپ کے آیا ہوا ہے جو
وہ دردی بھی نہ لوٹنے پائے شفا بغیر

یادِ حرمین، جدے میں گودی کا منظر

کٹورے کی صورت میں ہے کل سمندر
افق میں ہے جس کے چراغاں کا منظر
جدھر دیکھیے روشنی روشنی ہے
کئی رنگ میں ایک ہی برق مضطر
منارے جہاں نور کے ہیں فضا میں
وہیں ہے ستارے سمندر کے اندر
نمایاں ہے تکبیر و توحید اس سے
چراغاں کا منظر ہے عرفاں کا دفتر
عجب کیف زا دلکشا یہ سماں ہے
جو محدود ہوگا نہ آکر زباں پر
جب ایسے میں حرمین کی یاد آئی
تو آنکھیں بھر آئی ہے ڈوبا ہے منظر
میں آیا تھا جدہ بشوق فراواں
رواں اب ہوں جدہ سے آنسو بہا کر
عجب حال ہے صبر بھی شکر بھی ہے
کرم وصل وفرقت میں پاتا ہوں یکسر
نوازا گیا دردؔ ناچیز کو یوں
تڑپ کر کہا دل نے اللہ اکبر

تلاطم کا منظر

تماشانما ہے تلاطم کا منظر
کہ پانی ہی پانی سے لیتا ہے ٹکر
ہوا بڑھ کے موجوں کو شہہ دیتی ہے
تو ٹکرا رہیں ہے بہم سر اٹھا کر
پھوار اتنی ٹکر سے ہوتی ہے پیدا
دکھاتی ہے اس میں دھنک اپنا جوہر
یہ نیلے سمندر میں کف اجالا اجالا
بہر آن بنتا بگڑتا ہے یکسر
اس انداز سے شور کرتی ہیں موجیں
صدائیں گراں ہیں سماعت پہ مل کر
بنی سدرہ موج غصہ میں لیکن
رواں ہے جہاز اپنا ہم کو جھلا کر
سمندر کی وسعت یہ طوفاں کی شدت
سہارا ہے ایسے میں اللہ اکبر
ہوا ساتھ پانی کے جو کر رہی ہے
وہی کر رہی ہے ہوس اپنے اندر
سنبھل کر انیت کی کشتی چلاؤ
خطرناک ہے دردِ دل کا سمندر

محمدی

ہم محمدی ہیں سفینہ محمدی
سوئے وطن حجاز سے جس میں ہے واپسی
جاتے ہوئے جو نور جہاں میں سفر ہوا
نسبت رسول کے نور سے حاصل اسے رہی
اللہ نے یہ حکم دیا ہے کہ حج کریں
سرکار سے یہ سن کے چلے آئے امتی
حج آخری فریضہ ہے سمجھو تو اصل میں
اس کی ادائی ہی میں ہے تکمیل پیروی
مربوب کو مربی اٹھاتے ہیں تا بہ عرش
رب سے ملا بھی دیتے ہیں از راہ آگہی
سرکارؐ ہی کی طرح سے احرام باندھ کر
لاکھوں کا اک لباس ہے ایک طرز بندگی
سرکار کا طواف و تقبل ہے اصل میں
اپنے طواف اور تقبل کی زندگی
وہ نور اتباع نبیؐ میں ہے بے شبہ
چھٹتی ہے جس کے فیض سے انفس کی تیرگی
مچھلی گھری ہے درد سمندر میں جس طرح
ہستی ہے بحر نور میں یوں ہی گھری ہوئی

اُسی کا حصار

پروردہ تیرے ساتھ ہی پروردگار ہے
واقف نہیں ہے رب سے تغافل شعار ہے

خارج میں کب وجود کا تیرے شمار ہے
معلوم پر علیم ہی خود نور بار ہے

محسن ہے تیرے انفس وافاق میں تیرا
اقرب وہی ہے تجھ پہ اسی کا حصار ہے

اس کی امانتیں یہ دل وجاں ہیں تیرے پاس
تو ہے فقیر تیرا یہی اعتبار ہے

خالق ہے تیرا اور ترے فعل کا خدا
تری جزا کا تیرے کسب پر مدار ہے

ہر آں تغیرات سے ظاہر تری حیات
یعنی ازل سے تابہ ابد بیقرار ہے

حق نے کہا ہے ظالم وجاہل بجا تجھے
عدل اور علم پاس ترے مستعار ہے

جو تھا نہیں ہے اور جو ہے وہ کہاں رہے
حق کے سوا جہاں میں کس کو قرار ہے

اللہ نے رسولؐ نے میہمان بنا لیا
ظاہر صاف دردؔ سے دونوں کو پیار ہے

تبرکات حرمین

کھجور اور زمزم ہی ہم لا رہے ہیں
حرم سے انہی میں کرم لا رہے ہیں
خوشی وصل کی چند روزہ تھی لیکن
مسلسل جدائی کا غم لا رہے ہیں
لبوں میں تقبل کا فیضان بھی ہے
دکھی دل ہے آنکھیں بھی نم لا رہے ہیں
مقام براہیم سے ملتزم سے
دعاؤں کا فیض اتم لا رہے ہیں
ملیں رحمتیں کعبہ و روضے میں جتنی
انہیں کر کے دل میں بہم لا رہے ہیں
کئے جا کے جنت کی کیاری میں سجدے
جبینوں میں نور ارم لا رہے ہیں
سیاہ رنگ کعبہ کا ہے سبز روضہ
یہ دو رنگ ہم محترم لا رہے ہیں
محبت خدا سے اطاعت نبی کی
یہی زایرّان حرم لا رہے ہیں
مدینہ کا اے دردؔ انمول تحفہ
پر طایرّان حرم لا رہے ہیں

مشاہدات بہ سفر حج

سفر حج میں ہر عالم کی حقیقت دیکھی
نور دیکھا ہے اور کبھی ظلمت دیکھی

وقت پر اپنے ہوا علم الٰہی ظاہر
علم اللہ کا اور اپنی جہالت دیکھی

سر تقدیر کی حکمت سے ہوا جب واقف
اپنی تدبیر میں خود اپنی حماقت دیکھی

سادگی کا یہ تقاضہ تھا کہ دھوکے کھا کر
مسکراتی ہوئی صورت کی عداوت دیکھی

فائدے ہی میں رہا کھا کے فریب صورت
اسی آئینہ میں اتری ہوئی سیرت دیکھی

ہر نفس شکر ادا رب مہرباں کا کیا
حالت زار پہ چھائی ہوئی رحمت دیکھی

پیر کی بات تجلی ہے یہ سمجھا آخر
اپنی غسالوں کے ہاتھوں میں جو میت دیکھی

کیا بتاؤں کہ اترتے گئے کس کس کے لباس
عالم رقص میں کیا ہوتی ہے فطرت دیکھی

فاتحہ پڑھ نہ سکے درّد عجب عالم تھا
جب مرے رہ گزر اپنی ہی تربت دیکھی

دعا سب کیلئے

سب کیلئے حرم میں خصوصی دعا ہوئی
دل سے حضور حق یہ عبادت ادا ہوئی
بندہ ہوں حق کے واسطے ہے زندگی مری
ہر آرزو فنا برضاء خدا ہوئی
ہے رضا حق کی ذات ہی یہ بھید جب کھلا
غم میں سکوں بخش ہر ایک ابتلا ہوئی
بندوں کے حق میں باب اجابت ادھر کھلا
جب ظلم اور ستم کی ادھر انتہا ہوئی
ہر چیز اپنی کیجئے رب ہی کے حوالے
محفوظ ہے وہ شئی جو سپرد خدا ہوئی
کرب وبلا کے حال میں تسکین کا سبب
لا ریب ہر ادائے شہہ کربلا ہوئی
ہستی کو اپنے راہ میں انکی مٹادیا
کامل فنا ہی وجہ اصول بقا ہوئی
ماحول اپنا رنگ بدلتا رہا
پیدا جو شئی ہوئی وہ بالآخر فنا ہوئی
مربوب کی بساط ہی کیا رب کے روبرو
مقبول دردؔ پھر بھی مری التجا ہوئی

پیام حرم

مسلمانو پیام آیا حرم سے
کہ قائم فرد ہے ملت کے دم سے
تعلق خلق کا خلاق سے ہے
کسب کا ربط ہے دنیا میں ہم سے
یہ سوچو کون ہو کیسے ہو کیا ہو
دگر گوں حال ہوجائے گا غم سے
ندامت اور خجالت اس قدر ہو
عیاں ہو جائے رقت چشم نم سے
نبیؐ کی پیروی کر لو خدا را
نوازے جاؤ گے رب کے کرم سے
دکھاؤ مت خدا کو بند مٹھی
کہ وہ واقف ہے مٹھی کے بھرم سے
غلامی میں کرو فکر اطاعت
پریشاں ہو نہ فکر بیش و کم سے
تقاضا ہے نبیؐ کی پیروی کا
نہ اٹھنے پائے سر نقش قدم سے
سنو اے وردّ عصیاں ہے جہنم
اطاعت کا تعلق ہے ارم سے

وصال بہ فراق

بظاہر تو حاجی حرم چھوڑ آئے
کہاں کیف فیض اتم چھوڑ آئے
نظارے حرم کے ہیں محفوظ اس میں
کہاں اپنی ہم چشم نم چھوڑ آئے
چلے آئے جنت کی کیاری سے لیکن
کہاں سجدہائے ارم چھوڑ آئے
چھٹی ہاتھ سے سچ ہے دیوار کعبہ
کہاں برکت لمس ہم چھوڑ آئے
مطاف حرم سے ہوئے دور بیشک
جو گھومے ہیں کب وہ قدم چھوڑ آئے
ہوا بعد زمزم کے چشمہ سے پھر بھی
کہاں اب زمزم کو ہم چھوڑ آئے
حرم سے کنارا تو کرنا پڑا ہے
کہاں قرب رب حرم چھوڑ آئے
نظر میں ہے منظر نبیؐ کے حرم کا
دعائیں مواجہ میں ہم چھوڑ آئے
چلے آئے درمان حرمین لیکر
کہاں درد فضل و کرم چھوڑ آئے

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی صاحب دامت برکاتہم

کی دیگر مطبوعہ کتابیں

- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
- حالات اور تعلیمات محبوب سبحانیؒ
- زندگی میں غم کیوں؟ مصائب کیوں؟ علاج کیا؟
- نجات اور درجات کا راستہ
- سورۃ الکوثر کا پیغام امت مسلمہ کے نام
- ملفوظات ۔ حضرت شاہ صوفی غلام محمدؒ
- تقلید کیا اور کیوں
- مختصر حالات مچھلی والے شاہ صاحبؒ
- معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- ایمان، اجمال، تفصیل، تحقیق
- تلاوت قرآن آداب وفضائل
- نغمہائے نورانی (۱)(۲)(۳)
- دعائیں کس طرح قبول ہوتی ہیں
- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
- تابدار نقوش
- آئینہ غلام
- استعانت کے طریقے
- تبرکات حرمین
- شفاعت ۔مفہوم، اقسام ودرجات

- احوال دل
- ایمان واحسان
- بیعت
- تفسیر سورۃ الفاتحہ
- ھدایت اور راہ اوسط
- طریقہ صلوٰۃ وسلام
- سیر انفس
- کلام غلام
- دینی باتاں منظوم
- دواہم مدارج
- مجاہدہ
- خوف الٰہی
- زکوٰۃ
- قربانی
- مکاتیب عرفانی
- پہلا درس بخاری
- ولایت
- درمانِ حرمین
- فیوض ونقوش

- سرزمین دکن میں
- کلمہ طیبہ
- سورۃ الاخلاص
- خودشناسی وحق شناسی
- سیدھا راستہ
- جنت
- دو برکت والی راتیں
- عکس جمال نعتیہ کلام
- الشجرۃ العالیہ
- شیطان سے جنگ
- دعوت وتبلیغ
- سکونِ دل
- مکتوبات غلام
- خدا کی پہچان
- دیدہ ودل
- علم اور اہل علم
- افکار سالک
- تین اللہ والے
- اِدراکات ۔منظوم کلام